159

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(04)/2008/1138.Dated 15th April 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Lt. Gen. Khalid Maqbool (Retd.),** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 18th April, 2008 at 10:00 a.m. in the Punjab Assembly Chambers, Lahore for vote of confidence in the Chief Minister under Article 130(3) of the Constitution.
>
> I further direct that the session shall stand prorogued after the transaction of the business of vote of confidence in the Chief Minister."

Dated Lahore,
the 15th April, 2008

LT. GEN. KHALID MAQBOOL (RETD)
H.I., H.I.(M)
GOVERNOR OF THE PUNJAB

161

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،18-اپریل2008

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

آئین کے آرٹیکل (3)130 کے تحت وزیراعلیٰ پراعتماد کاووٹ

163

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
وزیر اعلیٰ	:	سردار دوست محمد خان کھوسہ

2۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ
سپیشل سیکرٹری (قانون سازی)	:	ملک مقصود احمد

165

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

جمعتہ المبارک، 18-اپریل2008

(یوم الجمع، 11-ربیع الثانی1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 10بج کر25منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَاۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا ٱكۡتَسَبَتۡۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ إِن نَّسِينَآ أَوۡ أَخۡطَأۡنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ إِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦۖ وَٱعۡفُ عَنَّا وَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَآۚ أَنتَ مَوۡلَىٰنَا فَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ o

سورۃ البَقَرَۃ ، آیت 86

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا۔ برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرماo

وما علینا الا البلاغo

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب ظہیر الدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کارروائی شروع ہونے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جب میں بول رہا ہوں تو آپ کو چاہیے کہ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

میں کہتا ہوں آپ تشریف رکھیں پلیز! میں آپ کی بات سنوں گا۔ ضابطے کے مطابق کارروائی چلنے دیں۔ میں سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

No comments. No cross talk. I say, no cross talk. تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔ میں ہاؤس میں تشریف لانے والے اپوزیشن کے تمام اراکین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ تمام حضرات تشریف رکھیں۔ ضابطے کے مطابق کارروائی چلنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

آپ جو اپنا حق مانگ رہے ہیں آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ اس طرح سے کام نہیں چلے گا۔ تشریف رکھیں۔ یہ طریقہ کار اچھا نہیں۔ میں کہتا ہوں، تشریف رکھیں۔ میں ان کی بات سن رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

سینئر وزیر (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! چودھری صاحب نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے اس کو مکمل ہونے دیں پھر میں آپ کو موقع دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

خاموشی اختیار کی جائے۔ ماحول کو خراب کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ سب معزز ممبران ہیں۔ آپ کو ایک دوسرے کا احساس ہونا چاہیے اور اپنے ہاؤس کا بھی احساس ہونا چاہیے۔ شکریہ۔ جی، چودھری صاحب!

جناب ظہیر الدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کو سپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور custodian of the House مقرر ہونے کی حیثیت سے میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ opposition and treasury benches کے ساتھ انصاف فرمائیں گے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ treasury benches کے لوگوں کو آداب اسمبلی سکھانے کے لئے کوئی ارشاد فرمائیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ان کی بات سننے دیں۔چودھری صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ظہیر الدین: جناب سپیکر! آپ نے فرمایا ہے تو میں اس میں گزارش کر رہا ہوں کہ ہم نے گزشتہ اجلاس میں بائیکاٹ کیا۔ بائیکاٹ اور واک آؤٹ، یہ democracy کی traditions ہیں۔ ہم نے اپنا احتجاج رجسٹر کرانے کا ایک مہذب طریقہ اختیار کیا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور ہمارے ایک سینئر پارلیمنٹیرین ڈاکٹر شیر افگن کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس کو آج ہفتوں گزرنے کے بعد کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! تشریف رکھیں پلیز! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا تھی لیکن آپ نے تقریر شروع کر دی۔ میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔اب آپ تشریف رکھیں۔ جس طرح سے آپ کر رہے ہیں پھر آپ کا point of order valid نہیں ہوگا۔اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب ظہیر الدین: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں اپوزیشن کے طور پر بیٹھے ہوئے یہ پوچھنے کا ہمارا حق ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! تقریر نہ کریں پلیز! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کرنی ہے وہ کریں۔ کارروائی کو آگے چلنے دیں۔ چودھری صاحب! پلیز! مجھے ضابطے کے مطابق چلنے دیں۔آپ نے پوائنٹ آف آرڈر لیا اب اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر شروع کر دیں تو یہ مناسب نہیں ہوگا۔ میرے لئے کوئی اپوزیشن نہیں ہے۔سب معزز ارکان میرے لئے برابر ہیں۔ میں آپ تمام حضرات کا بہت احترام کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ ہاؤس میں تشریف لائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے دیا۔آپ تو ماشاء اللہ بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔

جناب ظہیر الدین: جناب سپیکر! ایوان کے اندر اعتماد کا ووٹ لینے کا آج resolution پیش ہو رہا ہے لیکن اعتماد کس چیز کا لیا جا رہا ہے؟ مہنگا آٹا بیچنے کا؟ مہنگی روٹی بیچنے کا؟ مہنگا بل لینے کا؟ کس چیز کا اعتماد لیا جا رہا ہے؟
(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کی جائے۔

Order please order. Order please order. I say, order.

چودھری صاحب! پلیز!آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ سے بار بار التماس کر رہا ہوں۔آپ ماحول کو خراب نہ کریں۔آپ کی مہربانی۔آپ میرے لئے بہت معزز ہیں۔ میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔آپ جو بات کر رہے ہیں ابھی وہ معاملہ نہیں آیا۔آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر!آرڈر،آرڈر،آرڈر۔سب تشریف رکھیں۔آپ کی مہربانی ماحول کو خراب نہ کریں۔آپ سب میرے لئے بہت معزز ہیں۔ میں آپ سب کا احترام کرتا ہوں۔

I say order in the House.

سینئر وزیر(راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر ہی ہونا چاہیے۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں سننا چاہوں گا۔Thank you

سینئر وزیر(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے اپنے دوستوں جن کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی اور اتحادی جماعتوں سے ہے میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کو چلانا ہمارے فرض میں شامل ہے۔

جناب سپیکر! ان کا اختلاف کرنا،ان کا حق ہے لیکن میں اپنے معزز اراکین ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ یہ خاموشی کے ساتھ ان کی بات سنیں اور ہم میں بات سننے کی ہمت ہے۔اس سے قبل کہ ہم اعتماد کا ووٹ لیں۔آپ ضرور ان کو دعوت دیں جو بھی ان میں سے بات کرنا چاہتا ہے آپ ان کو بات کرنے دیں۔ ہم اس ہاؤس میں ان کی بات کا جواب دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپنے معزز ساتھیوں کو ایک دفعہ پھر یہ گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کو چلانا ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔آپ آرام اور تحمل سے بیٹھیں اور اپوزیشن والوں کو بات کرنے دیں۔ وہ بات کریں تو اس کے بعد ہم جواب دیں گے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ان کو موقع دیں۔

جناب سپیکر: میں تقریر کے لئے نہیں بلکہ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کو موقع دیتا ہوں لیکن آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid ہونا چاہیے اور تقریر نہیں ہونی چاہیے۔آپ کی مہربانی، میں آپ کو اتنی اجازت دے رہا ہوں۔جی،ہراج صاحب!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں عوام کو اس ruling coalition کی دوغلی پالیسی پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

یہ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں "گو مشرف گو"اور دوسری طرف اولمپک کی مشعل کے ساتھ تصویریں کھنچواتے ہیں۔یہ عوام کو دھوکا دے رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔آپ تشریف رکھیں۔آپ تشریف رکھیں۔ابھی میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔آپ تمام حضرات تشریف رکھیں۔مجھے بات کرنے دیں۔ Order, order I say order اب سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں گے۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس میں مندرجہ ذیل چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین تشکیل فرمایا ہے۔

1. راجہ طارق کیانی پی پی۔3
2. مخدوم سید احمد محمود پی پی۔292
3. مہر اشتیاق احمد پی پی۔150
4. محترمہ نسیم لودھی ڈبلیو۔347

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

Order, order, order in the House.

تمام حضرات تشریف رکھیں۔نعرہ بازی ختم کریں اور خاموشی اختیار کریں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز اراکین اجلاس کی کارروائی سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: میں اپوزیشن کے حضرات سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس کی کارروائی چلانے کے لئے انہیں کھلے دل سے کچھ باتیں سننی چاہییں اور اگر ان کو اس پر اعتراض ہے تو ہم ان کو ضرور سنیں گے لیکن انہیں کارروائی کے لئے یہاں ہاؤس میں ضرور تشریف لانا چاہیے۔

سینئر وزیر (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سینئر وزیر (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اپوزیشن نے بائیکاٹ کیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ یہاں پر کسی کو نامزد کریں کہ وہ جاکر اپوزیشن کے دوستوں سے بات کریں اور انہیں واپس ہاؤس میں لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: میں اس کام کے لئے ملک ندیم کامران صاحب اور پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر راجہ ریاض احمد صاحب جو کہ اب سینئر وزیر ہیں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپوزیشن کے اراکین کو منا کر لائیں تاکہ کارروائی کو آگے بڑھایا جا سکے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب جوئیل عامر سہوترا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چیئرمینوں کے پینل میں اقلیتی رکن کو شامل کرنا

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! اس ہاؤس کو آپ کے سپیکر ہونے کی حیثیت سے بہت ساری توقعات وابستہ ہیں اور اس ہاؤس کی history اس بات کی گواہ ہے کہ جس چیئر کو آج آپ preside کر رہے ہیں اس کرسی پر مینارٹیز سے تعلق رکھنے والے ایک Christian M.L.A نے بھی اس ہاؤس کو بہت دفعہ preside کیا۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب آپ پینل آف چیئرمین کی نامزدگی کے لئے سب لوگوں کو موقع دیتے ہیں جن میں خواتین کو بھی خصوصاً آپ نے موقع دیا تو اگلے سیشن میں آپ مینارٹیز سے تعلق رکھنے والے کسی ایم۔پی۔اے کو بھی پینل آف چیئرمین کے لئے ضرور موقع دیں۔ بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کتنے پوائنٹ آف آرڈر لیں گے۔ صبح سے آپ کھڑے ہیں۔ چلیں! میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت دیتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اپوزیشن کے لیڈر کے آٹا مہنگائی، مہنگائی کے طعنے پر صرف ایک منٹ میں دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ میرے دوست نعرہ لگاتے ہیں کہ "گو مشرف گو" میں کہتا ہوں کہ "باقیات بھی گو" ایک شعر اپوزیشن لیڈر صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ۔

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

یہ آٹا مہنگا، مہنگائی کا بحران انہی کا پیدا کردہ ہے جو آج یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ بھی بے ننگ و نام ہے۔ بہت شکریہ۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسے اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈر نے کہا کہ آٹا اور بجلی مہنگی ہے تو اس پر میں صرف ایک ہی بات کہوں گا کہ:

چھج تاں بولے تے چھاننی کیہہ بولے
جنوں آپ چھتی سو چھید

یہ سارا کیا دھرا ان کا ہے اور یہ مشرف کی باقیات خاص طور پر اس وقت جو لوٹا لیگ اور مشرف کے حواری ہیں اور جو ایڈمنسٹریشن ابھی تک اپنی سیٹوں پر بیٹھی ہوئی ہے میری اس حوالے سے گزارش ہے کہ جو اچھے لوگ ہیں ان کو کام کرنے دیا جائے اور جو خاص مشرف کے pay role پر اور جو قاتل لیگ کے ساتھی ہیں ان کو فوری طور پر تبدیل کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔

چودھری طاہر محمود ھنڈلی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر محمود ھنڈلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب آپ سپیکر اور سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب وزیراعلیٰ بنے تھے تو ہم نے آپ کی بھی تعریف کی تھی اور آپ کے والد محترم کی بھی تعریف کی تھی اور آپ ہیں ہی تعریف کے لائق۔

جناب سپیکر: لیکن میں آپ سے درخواست کروں گا کہ میری تعریف کبھی بھی نہ کی جائے۔

چودھری طاہر محمود ھنڈلی (ایڈووکیٹ): میں یہ عرض کروں گا کہ حضرت محمد ﷺ جو باعث تخلیق کائنات ہیں جن کی وجہ سے یہ کائنات وجود میں آئی آپ ان کی تعریف کرانے سے کیوں گریزاں ہیں۔ سابقہ سپیکر صاحب نے فرمایا تھا کہ اس کے لئے قانون سازی کریں جبکہ آپ کی تعریف کے لئے قانون سازی کی

ضرورت نہیں ہے تو میں کہتا ہوں کہ آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی تعریف کے لئے کوئی قانون سازی کی ضرورت نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے پھر بھی قرارداد جمع کروادی ہے۔ میں یہاں پر عرض کروں گا کہ آپ باعث تخلیق کائنات کے لئے نعت رسول مقبول ﷺ رکھوالیں، میں دعوے سے کہتا ہوں کہ قیامت کے روز آپ کے لئے باعثِ نظریہ نجات بنے گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں۔ ہمیں ضابطے کے مطابق چلنا چاہیے۔ قواعد وضوابط جس چیز کی اجازت دیتے ہیں اس ہاؤس میں وہی کارروائی ہوتی ہے۔ میں آپ سے کہوں گا کہ آپ رولز پڑھ لیں۔ اگر رولز مجھے اجازت دیتے ہیں تو میں نعت کی اجازت دیتا ہوں اگر نہیں دیتے تو آپ کو اس میں ترمیم کرنی چاہیے اور اس کو تبدیل کرنا چاہیے۔ شکریہ

سینئر وزیر (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر (راجہ ریاض احمد) : جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق ہم اپوزیشن والوں کے پاس گئے تھے اور ہم نے ان سے گزارش کی کہ آپ مہربانی کریں اور ہاؤس کے اندر تشریف لائیں۔ اگر آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو موقع دیتے ہیں لیکن وہ تو پیچھے سے پڑھا کر بھیجے گئے تھے اور ان کو پیچھے سے جو حکم تھا اس کے مطابق انہوں نے اپنا role ادا کیا ہے۔ وہ کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم تو جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہماری بھی بات سن لیں۔

جناب سپیکر: اب پوائنٹ آف آرڈرز نہیں ہوں گے۔ پلیز! تشریف رکھیں اور مجھے ایجنڈے کے مطابق کارروائی چلانے دیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ آج کی یہ نشست اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل 130 کی کلاز 3 کے تحت وزیراعلیٰ پنجاب سردار دوست محمد خان کھوسہ پر اعتماد کی قرارداد پر ووٹنگ کے لئے مخصوص ہے۔ سیکرٹری اسمبلی اس کے طریقہ کار کے بارے میں وضاحت کریں گے۔ وضاحت کی جائے۔

وزیر اعلیٰ پر اعتماد کے ووٹ کا طریق کار

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 22 کے تحت وزیر اعلیٰ پر اعتماد کی قرارداد پر آج بھی اسی طریقے سے ووٹنگ کرائی جائے گی جس طرح مورخہ 12۔اپریل 2008 کو وزیر اعلیٰ کی ascertainment کے لئے ہوئی تھی۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے گوشوارہ دوم کے مطابق ووٹ ریکارڈ کروانے کی کارروائی کچھ اس طرح ہو گی۔ جونہی جناب سپیکر صاحب کارروائی کا باقاعدہ آغاز کریں گے تو پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ جو معزز ممبران اوپر تشریف فرما ہیں اور جو معزز اراکین ایوان میں موجود نہ ہیں وہ main chamber میں تشریف لا سکیں۔ جب گھنٹیاں بجنا بند ہو جائیں گی تو لابیوں کے تمام دروازے lock کر دیئے جائیں گے جب تک ووٹنگ مکمل نہیں ہو جاتی کسی معزز ممبر یا عملے کے کسی شخص کو اندر آنے یا باہر جانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ پھر وزیر اعلیٰ پنجاب سردار دوست محمد خان کھوسہ کے حق میں اعتماد کے ووٹ کی قرارداد پیش کی جائے گی اور جو معزز ممبران ان کے حق میں ووٹ دینا چاہیں گے وہ قطار میں لابی کے دروازے سے گزریں گے اس دروازے پر شمار کنندہ کھڑا ہو گا جو ان کے ووٹ کا اندراج کرے گا۔ ووٹ کا اندراج کروانے کے لئے ہر رکن اپنا ڈویژن نمبر پکاریں گے، ڈویژن نمبر کے سلسلے میں وضاحت یہ ہے کہ جنرل نشستوں سے منتخب ہونے والے اراکین کا PP نمبر ہی ان کا ڈویژن نمبر ہو گا جبکہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والے اراکین کا W یا NM نمبر جو انہیں سیکرٹریٹ ہذا کی طرف سے پہلے ہی الاٹ کیا جا چکا ہے ان کا ڈویژن نمبر ہو گا۔ شمار کنندہ ڈویژن لسٹ میں ان کے نام پر نشان لگانے سے پہلے ہر معزز ممبر کا نام پکارے گا۔ ہر معزز ممبر اس امر کا اطمینان کرنے کے بعد کہ ان کے ووٹ کا صحیح اندراج ہو چکا ہے، لابی میں چلے جائیں گے۔ ووٹوں کا اندراج مکمل ہونے کے بعد ڈویژن لسٹوں سے ووٹوں کی گنتی کی جائے گی پھر دو منٹ تک دوبارہ گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ معزز ممبران لابی سے اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے آئیں۔ گھنٹیاں بند ہونے پر جناب سپیکر ووٹوں کے نتیجے کا اعلان فرمائیں گے۔
اعلان ختم ہوا۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب ہم کارروائی کا باقاعدہ آغاز کرتے ہیں۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: تمام دروازے لاک کر دیئے جائیں۔ باہر کی لابی کو بھی لاک کر دیا جائے اور کسی بھی معزز ممبر یا عملے کے دیگر شخص کو باہر جانے یا اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا اسی بارے میں ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے اور بڑا valid پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: گھنٹی بند ہو چکی ہے۔اس طرح بات کرنے سے وقت ضائع ہوگا میرے خیال میں آپ بعد میں ہی بات کر لیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر اسی حوالے سے ہے۔ براہ مہربانی آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ پچھلی دفعہ جب اسمبلیوں کی سیٹیں بڑھیں اور اس ہاؤس میں بیٹھنے کی گنجائش کم ہو گئی تو visitors gallery اس ہاؤس کا حصہ بن گئی اس طرح گیلری میں بھی ممبرز بیٹھ سکتے ہیں۔جب آپ ڈویژن کراتے ہیں۔اگر اوپر کوئی ممبر بیٹھا ہو اور آپ اس گیلری کے تمام دروازے بند کراتے ہیں تو وہ اس ڈویژن میں حصہ نہیں لے سکتا۔

جناب سپیکر: لیکن وہاں پر تو کوئی ممبر بھی نہیں بیٹھا۔اگر وہاں پر کوئی ممبر ہوتے تو میں یقینا پہلے کہتا کہ آپ نیچے تشریف لے آئیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! نیچے بیٹھنے کی جگہ ہی نہیں ہے۔یہ ایک valid پوائنٹ آف آرڈر ہے میں آپ کی اس پر رولنگ چاہوں گا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں اس بارے میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ اس وقت پوزیشن کیا ہو گی کہ اگر یہ ہاؤس فل ہو اور اپوزیشن واک آؤٹ نہ کرے تو پھر definitely ممبران کو اوپر جانا ہو گا مجھے اس سلسلے میں آپ کی رولنگ چاہئے کہ وہ آدمی، وہ ممبران اس ہاؤس کی ڈویژن میں کس طرح حصہ لیں گے؟ آپ دو دن بعد اس کی رولنگ دے دیں۔ میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اس وقت valid ہوتا کہ اگر وہاں پر کوئی ممبر صاحب تشریف رکھتے۔ وہاں پر کوئی ممبر صاحب اس وقت تشریف نہیں رکھتے۔ لہذا آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران ایم۔پی۔اے پی پی۔221 کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب سردار دوست محمد خان کھوسہ پر اعتماد کی قرارداد کا نوٹس ہمیں موصول ہوا ہے۔ ملک ندیم کامران اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر اعلیٰ پر اعتماد کے اظہار کی قرارداد

ملک ندیم کامران: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

"یہ ایوان سردار دوست محمد خان کھوسہ پر بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 130 کے ضمن 3 کی مقتضیات کے مطابق مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:۔

"یہ ایوان سردار دوست محمد خان کھوسہ پر بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 130 کے ضمن 3 کی مقتضیات کے مطابق مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

جو معزز اراکین سردار دوست محمد خان کھوسہ رکن صوبائی اسمبلی پی پی۔244 کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ ایک قطار میں میرے دائیں طرف دروازے سے ووٹ کا اندراج کرانے کے بعد لابی میں تشریف لے جائیں۔ تمام معزز اراکین اس وقت تک لابی میں موجود رہیں گے جب تک دوبارہ گھنٹیاں نہ بجائی جائیں۔ شکریہ۔ اعلان ختم ہوا۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پر اعتماد کے ووٹ کے سلسلے میں
ووٹنگ 11 بج کر 5 منٹ پر شروع ہوئی اور 11 بج کر 47 منٹ پر مکمل ہوئی)

ڈویژن لسٹ کے مطابق وزیر اعلیٰ پر اعتماد کی قرارداد کے حق میں ڈالے گئے ووٹ

(ڈویژن لسٹ کے مطابق مندرجہ ذیل 264 معزز اراکین اسمبلی نے
سردار دوست محمد خان کھوسہ کے حق میں ووٹ ڈالے)

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
1.	راجہ فیاض سرور	پی پی 1
2.	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان	پی پی 2
3.	راجہ طارق کیانی	پی پی 3
4.	چودھری سرفراز افضل	پی پی 6
5.	محترمہ عمر فاروق	پی پی 8
6.	چودھری محمد ایاز	پی پی 9
7.	جناب ضیاء اللہ شاہ	پی پی 11
8.	جناب شہریار ریاض	پی پی 12
9.	جناب یاسر رضا ملک	پی پی 13
10.	راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ)	پی پی 14
11.	جناب شاہان ملک	پی پی 15
12.	جناب شجاع خانزادہ	پی پی 16
13.	ملک خرم علی خان	پی پی 18
14.	محترمہ عفت لیاقت علی خان	پی پی 20
15.	جناب تنویر اسلم ملک	پی پی 21
16.	چودھری محمد ثقلین	پی پی 24
17.	جناب محمد فیاض	پی پی 25
18.	چودھری ندیم خادم	پی پی 26
19.	نوابزادہ سید شمس حیدر	پی پی 27
20.	مہر رب نواز لک	پی پی 29
21.	جناب طاہر احمد سندھو	پی پی 30
22.	چودھری محمد اویس اسلم مڈھانہ	پی پی 31
23.	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	پی پی 33
24.	جناب رضوان نوویز گل	پی پی 34

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
25.	سردار کامل گجر	پی پی 35
26.	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان	پی پی 36
27.	جناب غلام نظام الدین سیالوی	پی پی 37
28.	محترمہ شہزادی عمر زادی ٹوانہ	پی پی 38
29.	ملک محمد جاوید اقبال اعوان	پی پی 39
30.	جناب کرم الٰہی بندیال	پی پی 40
31.	جناب محمد آصف ملک	پی پی 41
32.	جناب عبدالحفیظ خان	پی پی 43
33.	جناب عامر حیات خان روکھڑی	پی پی 44
34.	جناب علی حیدر نور خان نیازی	پی پی 45
35.	جناب محمد فیروز جوئیہ	پی پی 46
36.	جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل	پی پی 47
37.	جناب سعید اکبر خان	پی پی 49
38.	ملک عادل حسین اترا	پی پی 50
39.	حاجی لیاقت علی	پی پی 51
40.	میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا	پی پی 53
41.	رائے محمد شاہ جہاں خان	پی پی 54
42.	ملک شمشیر حیدر روٹو	پی پی 57
43.	راؤ کاشف رحیم خان	پی پی 60
44.	چودھری رضا نصر اللہ گھمن	پی پی 62
45.	جناب ظفر اقبال ناگرہ	پی پی 64
46.	راجہ ریاض احمد	پی پی 65
47.	رانا محمد افضل خان	پی پی 66
48.	ڈاکٹر اسد معظم	پی پی 67

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.49	جناب شفیق احمد گجر	پی پی 68
.50	جناب خالد امتیاز خان بلوچ	پی پی 69
.51	ملک محمد نواز	پی پی 71
.52	خواجہ محمد اسلام	پی پی 72
.53	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	پی پی 73
.54	سید حسن مرتضیٰ	پی پی 74
.55	جناب محمد مسعود لالی	پی پی 80
.56	جناب افتخار احمد خان	پی پی 81
.57	حاجی محمد اسحاق	پی پی 85
.58	محترمہ نیلم جبار چودھری	پی پی 86
.59	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	پی پی 87
.60	محترمہ نازیہ راحیل	پی پی 88
.61	مخدوم سید علی رضا شاہ	پی پی 89
.62	میاں محمد رفیق	پی پی 90
.63	جناب عمران خالد بٹ	پی پی 91
.64	ڈاکٹر محمد اشرف چوہان	پی پی 92
.65	چودھری محمد طارق گجر	پی پی 93
.66	جناب محمد سعید مغل	پی پی 94
.67	محترمہ شازیہ اشفاق مٹو	پی پی 95
.68	شیخ ممتاز احمد	پی پی 96
.69	جناب غلام سرور	پی پی 97
.70	جناب محمد ارقم خان	پی پی 98
.71	جناب ذوالفقار علی بھنڈر	پی پی 100
.72	جناب شوکت منظور چیمہ	پی پی 104

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.73	ملک فیاض احمد	پی پی 105
.74	چودھری محمد اسداللہ	پی پی 106
.75	حاجی ناصر محمود	پی پی 111
.76	جناب تنویر اشرف کائرہ	پی پی 112
.77	چودھری عرفان الدین	پی پی 115
.78	جناب طارق محمود ساہی	پی پی 116
.79	جناب آصف بشیر بھگت	پی پی 117
.80	جناب وسیم افضل گوندل	پی پی 119
.81	جناب طارق محمود علوانہ	پی پی 120
.82	رانا طارق محمود	پی پی 121
.83	جناب محمد اخلاق	پی پی 122
.84	جناب عمران اشرف	پی پی 123
.85	چودھری طاہر محمود ھندلی (ایڈووکیٹ)	پی پی 125
.86	جناب تنویر الاسلام	پی پی 126
.87	جناب منور احمد گل	پی پی 127
.88	جناب جمیل اشرف	پی پی 129
.89	جناب یحیٰ گل نواز	پی پی 130
.90	جناب لیاقت علی گھمن	پی پی 131
.91	جناب اویس قاسم خان	پی پی 132
.92	محترمہ ثمینہ وسیم بٹ	پی پی 135
.93	رانا محمد اقبال خان	پی پی 137
.94	ڈاکٹر اسد اشرف	پی پی 138
.95	خواجہ عمران نذیر	پی پی 139
.96	جناب محمد آجاسم شریف	پی پی 140

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.97	خواجہ سلمان رفیق	پی پی 142
.98	چودھری شہباز احمد	پی پی 143
.99	جناب وسیم قادر	پی پی 144
.100	جناب محمد نوید انجم	پی پی 145
.101	جناب اللہ رکھا	پی پی 146
.102	جناب محسن لطیف	پی پی 147
.103	حافظ میاں محمد نعمان	پی پی 148
.104	رانا مشہود احمد خان	پی پی 149
.105	مہر اشتیاق احمد	پی پی 150
.106	جناب اعجاز احمد خان	پی پی 151
.107	ڈاکٹر سعید الٰہی	پی پی 152
.108	جناب رمضان صدیق	پی پی 153
.109	جناب نصیر احمد	پی پی 155
.110	جناب محمد یٰسین سوہل	پی پی 156
.111	جناب محمد تجمل حسین	پی پی 157
.112	جناب غلام حبیب اعوان	پی پی 158
.113	جناب فاروق یوسف گھرکی	پی پی 159
.114	رانا مبشر اقبال	پی پی 160
.115	چودھری عبدالغفور	پی پی 161
.116	جناب محمد خرم گلفام	پی پی 162
.117	جناب خرم اعجاز چٹھہ	پی پی 163
.118	پیر محمد اشرف رسول	پی پی 164
.119	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	پی پی 165
.120	چودھری غلام نبی	پی پی 167

ووٹر کی شناخت	ووٹر کا نام	نمبر شمار
پی پی 168	رانا تنویر احمد ناصر	121.
پی پی 169	جناب محمد جاوید بھٹی	122.
پی پی 170	جناب طارق محمود باجوہ	123.
پی پی 172	جناب شاہ جہاں احمد بھٹی	124.
پی پی 173	سید ابرار حسین شاہ	125.
پی پی 174	رائے محمد اسلم خان	126.
پی پی 175	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی	127.
پی پی 176	ملک اختر حسین نول	128.
پی پی 177	حاجی محمد نعیم صفدر انصاری	129.
پی پی 178	جناب احمد علی ٹولو	130.
پی پی 179	سردار محمد حسین ڈوگر	131.
پی پی 180	جناب احسن رضا خان	132.
پی پی 182	جناب امجد علی میئو	133.
پی پی 185	رائے فاروق عمر خان کھرل	134.
پی پی 186	جناب جاوید علاؤالدین ساجد	135.
پی پی 188	محترمہ روبینہ شاہین وٹو	136.
پی پی 190	جناب محمد اشرف خان سوہنا	137.
پی پی 191	میاں یاور زمان	138.
پی پی 192	ملک علی عباس کھوکھر	139.
پی پی 193	جناب محمد معین وٹو	140.
پی پی 194	جناب شاہد محمود خان	141.
پی پی 195	جناب عامر سعید انصاری	142.
پی پی 196	جناب عبدالوحید چودھری	143.
پی پی 197	حاجی احسان الدین قریشی	144.

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.145	ملک محمد عامر ڈوگر	پی پی 198
.146	جناب احمد حسین ڈاہر	پی پی 200
.147	ملک محمد عباس راں	پی پی 201
.148	ڈاکٹر محمد اختر ملک	پی پی 202
.149	جناب محمد عامر غنی	پی پی 203
.150	میاں محمد شفیق آرائیں	پی پی 207
.151	رانا اعجاز احمد نون	پی پی 209
.152	جناب عباس ظفر ہراج	پی پی 213
.153	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	پی پی 214
.154	رانا بابر حسین	پی پی 217
.155	جناب محمد جمیل شاہ	پی پی 218
.156	ملک ندیم کامران	پی پی 221
.157	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	پی پی 223
.158	جناب شہزاد سعید چیمہ	پی پی 224
.159	چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)	پی پی 228
.160	ڈاکٹر فرخ جاوید	پی پی 230
.161	چودھری فیاض احمد وڑائچ	پی پی 232
.162	سردار خالد سلیم بھٹی	پی پی 233
.163	جناب شہر یار علی خان	پی پی 234
.164	ملک نوشیر خان لنگڑیال	پی پی 235
.165	جناب محمد نعیم اختر خان	پی پی 237
.166	جناب آصف سعید منیس	پی پی 238
.167	سردار محمد خان کھچی	پی پی 239
.168	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	پی پی 240

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
169.	جناب محمد امجد فاروق خان کھوسہ	پی پی 242
170.	سردار دوست محمد خان کھوسہ	پی پی 244
171.	سردار شیر علی خان گورچانی	پی پی 247
172.	سردار اطہر حسن خان گورچانی	پی پی 248
173.	سردار محمد امان اللہ خان دریشک	پی پی 249
174.	سردار شوکت حسین مزاری	پی پی 250
175.	ملک بلال احمد کھر	پی پی 252
176.	چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا	پی پی 253
177.	جناب ارشاد احمد خان	پی پی 254
178.	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	پی پی 257
179.	جناب اللہ وسایا المعروف چنوں خان لغاری	پی پی 259
180.	جناب شہزادر سول خان	پی پی 260
181.	جناب احمد علی اولکھ	پی پی 262
182.	رائے صفدر عباس بھٹی	پی پی 263
183.	سردار قیصر عباس خان مگسی	پی پی 264
184.	مہر اعجاز احمد اچلانہ	پی پی 265
185.	جناب افتخار علی کھتران المعروف بابر خان	پی پی 266
186.	صاحبزادہ محمد غزین عباسی	پی پی 268
187.	ملک جہاں زیب وارن	پی پی 269
188.	جناب شاہ رخ ملک	پی پی 270
189.	جناب ذوالفقار علی	پی پی 271
190.	ملک محمد اقبال چنڑ	پی پی 272
191.	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	پی پی 273
192.	جناب محمد صفدر گل	پی پی 274

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
193.	چودھری ممتاز احمد ججہ	پی پی 275
194.	جناب محمد طارق امین ہوتیانہ	پی پی 278
195.	رانا عبدالروف	پی پی 279
196.	جناب آصف منظور موہل	پی پی 280
197.	میاں محمد علی لا لیکا	پی پی 281
198.	چودھری شوکت محمود بسرا	پی پی 283
199.	جناب محمد راؤف خالد	پی پی 284
200.	قاضی احمد سعید	پی پی 286
201.	کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد	پی پی 287
202.	میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	پی پی 289
203.	مخدوم محمد ارتضیٰ	پی پی 291
204.	مخدوم سید احمد محمود	پی پی 292
205.	انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	پی پی 293
206.	جناب جاوید حسن گجر	پی پی 294
207.	چودھری محمد شفیق	پی پی 296
208.	جناب رئیس ابراہیم خلیل احمد	پی پی 297
209.	محترمہ زیب جعفر	ڈبلیو 298
210.	محترمہ طیبہ ضمیر	ڈبلیو 299
211.	محترمہ غزالہ سعد رفیق	ڈبلیو 300
212.	محترمہ نفیسہ امین	ڈبلیو 301
213.	محترمہ افشاں فاروق	ڈبلیو 302
214.	محترمہ فرح دیبا	ڈبلیو 303
215.	محترمہ انجم صفدر	ڈبلیو 304
216.	محترمہ عارفہ خالد پرویز	ڈبلیو 305

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.217	محترمہ یاسمین خان	ڈبلیو 306
.218	محترمہ شائلہ رانا	ڈبلیو 307
.219	محترمہ شمیلہ اسلم	ڈبلیو 308
.220	محترمہ فریحہ نایاب	ڈبلیو 309
.221	محترمہ مائزہ حمید	ڈبلیو 310
.222	محترمہ صائمہ عزیز محی الدین	ڈبلیو 311
.223	محترمہ کرن ڈار	ڈبلیو 312
.224	محترمہ محمودہ چیمہ	ڈبلیو 313
.225	محترمہ نسیم ناصر خواجہ	ڈبلیو 314
.226	محترمہ راحیلہ خادم حسین	ڈبلیو 315
.227	ڈاکٹر غزالہ رضا رانا	ڈبلیو 316
.228	ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا	ڈبلیو 317
.229	محترمہ دیبا مرزا	ڈبلیو 318
.230	محترمہ شمسہ گوہر	ڈبلیو 319
.231	محترمہ انیلہ اختر چودھری	ڈبلیو 320
.232	محترمہ سکینہ شاہین خان	ڈبلیو 321
.233	محترمہ لیلیٰ مقدس	ڈبلیو 322
.234	محترمہ شگفتہ شیخ	ڈبلیو 323
.235	محترمہ ریحانہ اعجاز	ڈبلیو 324
.236	محترمہ نگہت ناصر شیخ	ڈبلیو 325
.237	محترمہ راحت اجمل	ڈبلیو 326
.238	محترمہ ریحانہ حدیث	ڈبلیو 327
.239	محترمہ نرگس فیض ملک	ڈبلیو 328
.240	محترمہ آصفہ فاروقی	ڈبلیو 329

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
241.	محترمہ کشور قیوم	ڈبلیو 330
242.	صاحبزادی نرگس ظفر	ڈبلیو 331
243.	محترمہ نجمی سلیم	ڈبلیو 332
244.	محترمہ فوزیہ بہرام	ڈبلیو 333
245.	محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی	ڈبلیو 334
246.	محترمہ طلعت یعقوب	ڈبلیو 335
247.	محترمہ ساجدہ میر	ڈبلیو 336
248.	محترمہ نرگس پروین اعوان	ڈبلیو 337
249.	محترمہ سفینہ صائمہ کھر	ڈبلیو 338
250.	محترمہ آمنہ بٹر	ڈبلیو 339
251.	محترمہ رفعت سلطانہ ڈار	ڈبلیو 340
252.	محترمہ صغیرہ اسلام	ڈبلیو 341
253.	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	ڈبلیو 342
254.	محترمہ فائزہ احمد ملک	ڈبلیو 343
255.	محترمہ شبینہ ریاض	ڈبلیو 344
256.	ڈاکٹر مسرت حسن	ڈبلیو 345
257.	محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ)	ڈبلیو 346
258.	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	ڈبلیو 363
259.	جناب کامران مائیکل	اقلیتی نشست364
260.	جناب جوئیل عامر سہوترا	اقلیتی نشست365
261.	رانا آصف محمود	اقلیتی نشست366
262.	جناب خلیل طاہر سندھو	اقلیتی نشست367
263.	جناب پرویز رفیق	اقلیتی نشست368
264.	جناب طاہر نوید	اقلیتی نشست369

جناب سپیکر: ووٹنگ مکمل ہو چکی ہے۔اب سیکرٹری اسمبلی گنتی کریں۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وہ ہاؤس میں تشریف لے آئیں۔2منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس میں2منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: ووٹوں کی گنتی کر لی گئی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پیش کردہ قرارداد کے حق میں264ووٹ ڈالے گئے ہیں لہذا آئین کے آرٹیکل130 کے ضمن نمبر3 کے مطابق سردار دوست محمد خان کھوسہ نے بطور وزیراعلیٰ پنجاب، اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیراعلیٰ پر ایوان کے اعتماد کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(04)/2008/1139.Dated 18th April 2008. Sirdar Dost Muhammad Khan Khosa, Chief Minister, Punjab, has obtained the vote of confidence, as required under clause (3) of Article 130 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 from the Provincial Assembly of the Punjab at its sitting held on Friday, 18th April 2008.

DR MALIK AFTAB MAQBOOL JOIYA
Secretary

جناب سپیکر: میں سرادر دوست محمد خان کھوسہ کو بطور وزیراعلیٰ پنجاب اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پیشتر اس کے کہ سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب ایوان سے خطاب فرمائیں میں ان کی خدمت میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ منصب عطا فرمایا اور پنجاب کے عوام جو مسائل میں گھرے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ ماشاءاللہ نوجوان بھی ہیں اور میرے خیال میں پاکستان میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو آپ کے والد محترم کی اس سفید ریش کی عزت نہ کرتا ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)
وہ بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ میں ان کی ثابت قدمی اور ان کی ہمت پر انہیں بھی سلام پیش کرتا ہوں اور آپ سے توقع کرتا ہوں کہ پنجاب کے غریب عوام، کسان، مزدور اور تمام طبقہ کے افراد کا آپ خصوصی خیال رکھیں گے۔ میں آپ سے خصوصی طور پر دو چیزوں کی گزارش کروں گا۔ اس وقت پنجاب میں آٹے کے

بحران کا چرچا ہو رہا ہے۔ بے شک آپ کے پاس وسائل کم ہوں لیکن ان کے لئے آپ کو وسائل نکالنا چاہییں اور لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال میں بھی بہتری لانی چاہیے۔ شکریہ۔ اب میں سردار دوست محمد خان کھوسہ کو ایوان سے دعوت خطاب دیتا ہوں۔

وزیر اعلیٰ کا ایوان سے خطاب

وزیر اعلیٰ: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! جمہوری نظام کا سورج طلوع ہونے پر میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج کا دن کوئی معمولی دن نہیں۔ یہ ایک تاریخی لمحہ ہے۔ آمریت کی آہنی زنجیر ٹوٹی، شخصی اقتدار کا خاتمہ ہوا، لاقانونیت اختتام کو پہنچی اور جمہوریت کا خواب حقیقت میں ڈھل گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ لمحہ جمہوریت کی سربلندی کا لمحہ ہے، یہ لمحہ قانون کی عمل داری کا لمحہ ہے، یہ لمحہ عدل اور انصاف کی جیت کا لمحہ ہے لیکن یہ تاریخی لمحہ یونہی طلوع نہیں ہوا، اس لمحے کے پیچھے جدوجہد اور قربانی کی ایک طویل کہانی ہے۔ آہنی فصیلیں، سنگلاخ دیواریں، جیل، قید و تنہائی، خوف وہراس، تشدد، بربریت اور جلاوطنی۔

جناب سپیکر! جمہوریت کی منزل تک پہنچنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ جب ایک منتخب حکومت کا تختہ الٹا گیا، جب قومی قیادت کو جلاوطن کیا گیا تو کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ شاید جمہوریت کا چراغ ہمیشہ کے لئے گل ہو جائے گا اور آمریت کی طویل رات کبھی ختم نہ ہو گی لیکن ہم نے آئین اور جمہوریت سے رشتہ جوڑے رکھا۔ ظلم و ستم کے باوجود ہمارے عہد میں کمزوری نہ آنے پائی اور قوم کو میثاق جمہوریت کی صورت میں ایک تاریخی دستاویز پیش کر دی گئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میثاق جمہوریت کے بعد پھر سے ایک نئی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ ظلم و ستم اور قربانی کی لازوال داستانیں بالآخر 18۔فروری 2008 کا دن آن پہنچا۔ جب آمریت کے سومنات پر آخری ضرب لگی اور جمہوریت کی جعلی قبا پہنے سارے بت پاش پاش ہو گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس عظیم فتح پر ملک بھر کی سیاسی قیادت کو مبارکباد دوں گا جن کی قربانیوں سے یہ سب ممکن ہوا۔ اٹک سے اڈیالہ تک اور لانڈھی سے کوٹ لکھپت تک، ان قائدین نے قید و بند کو جس حوصلے سے برداشت کیا وہ جمہوری جدوجہد کا ایک سنہری باب ہے۔ ہم میاں محمد نواز شریف، جناب آصف زرداری، میاں محمد شہباز شریف اور دیگر قائدین کی فراست کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہم جمہوریت کی راہ میں دی گئی اس عظیم قربانی کو بھی عقیدت سے یاد کرتے ہیں جس کا نام بے نظیر بھٹو شہید ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ (ن)اور پیپلز پارٹی کے سیاسی کارکنوں نے ہمت کے جو چراغ روشن کئے وہ بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ انہی چراغوں کی روشنی اندھیروں کو دور کرتی ہے، انہی کی لو سے قوموں کو اپنی منزل کا سراغ ملتا ہے۔ مزدور، کسان، محنت کش، اس جدوجہد میں کون شامل نہ تھا۔ کوچہ کوچہ، کریہ کریہ امید کے دیئے روشن ہوتے رہے۔ جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنے کی روایت کو جس طرح زندہ رکھا گیا وہ بھی ایک زریں باب ہے۔ میں اپنے فرض میں کوتاہی کا مرتکب ہوں گا اگر سول سوسائٹی، وکلاء اور اہل صحافت کی قربانیوں کا تذکرہ نہ کروں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جدوجہد پر ہر عہد کا مورخ فخر کر سکتا ہے۔ آمریت کا خاتمہ اور جمہوری دور کا آغاز، بات یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ بات یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ ہم نے اپنی نظروں کے سامنے فریب پر قائم ایک عہد کو ڈوبتے ہوئے دیکھا ہے۔ پوٹھوہار کے پہاڑوں، وسطی پنجاب کے میدانوں اور چولستان کے ریگزاروں میں ایک نئی تاریخ لکھی گئی۔ آمریت کی رسوائی کا یہ منظر تاریخ میں ہمیشہ محفوظ رہے گا لیکن شاید یہ منظر ابھی ادھورا ہے۔ حکمران بدل چکے ہیں لیکن عوام کا مقدر ابھی نہیں بدلا۔ غربت، محرومی اور معاشی بدحالی نے لوگوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ ہر شخص امن، انصاف اور روزگار کا طلبگار ہے۔ عوام ایک پرامن معاشرے کی تشکیل چاہتے ہیں۔ خوف اور دہشت نے ان کی نیند حرام کر دی ہے۔ وہ محکموں کی لوٹ مار سے تنگ آ چکے ہیں۔ انہیں تعلیم اور صحت کی سہولت حاصل نہیں، انہیں پینے کا صاف پانی نہیں ملتا، گلی کوچوں میں گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، نہ گیس، نہ بجلی، نہ سڑک اور نہ ٹرانسپورٹ ہے۔ کچھ لوگوں کے لئے تو انصاف کا ہر دروازہ کھل جاتا ہے اور کچھ کے مقدر میں صرف محرومیاں لکھی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! 18۔ فروری کے نتائج استحصال کے اسی نظام سے بغاوت کا اعلان ہیں۔ قدرت نے ہمیں ایک بہت بڑا موقع فراہم کیا ہے۔ ہمارے پاس آج دو راستے ہیں۔ ایک راستہ ذاتی خوشیوں کی طرف جاتا ہے اور دوسرا راستہ اجتماعی خوشیوں کی طرف جاتا ہے یا تو ہم اپنے مفاد کے لئے سوچیں یا پھر دوسروں کے، یا تو ہم اپنا مقدر بدلیں یا پھر عوام کا، یا تو ہم اپنی خوشیاں ڈھونڈیں یا پھر اپنے اہل وطن کی خوشیاں۔ ایک باشعور اور محب وطن قیادت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے لئے نہیں بلکہ عوام کے لئے سوچیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان غریب اور محنت کش پاکستانیوں کے لئے جن کے گھروں میں بدحالی نے ڈیرے ڈال رکھیں ہیں جو اچھے دنوں کی آس میں ہر لمحہ سولی پر لٹک کر گزارتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے سوچیں جنھیں انصاف نہیں ملتا، جنہیں قانون کا تحفظ حاصل نہیں، جن کے بچوں کا مستقبل تاریکیوں میں ڈوب رہا ہے۔ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کسی اور خدا کی مخلوق ہیں۔

جناب سپیکر! ہم اس نظام کو بدلنے کا عہد لے کر آئے ہیں۔ ہم نے جہاں ایک طویل حکمت عملی مرتب کی ہے وہیں کچھ فوری اقدامات اٹھانے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ آج میں چند فوری اقدامات کا اعلان کرنے والا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کا دفتر مغل بادشاہوں کی یاد دلاتا ہے۔ ہم اس دفتر کو بہت پہلے یونیورسٹی بنانے کا اعلان کر چکے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج کے بعد وزیر اعلیٰ سادگی، کفایت شعاری اور ذاتی احتساب کا عملی نمونہ پیش کرے گا۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر کا سالانہ بجٹ 40 کروڑ روپے سے بڑھ چکا ہے۔ ہم اس بجٹ میں 70 فیصد کمی لا کر کفایت شعاری کی مثال قائم کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! عوام کے خون پسینے سے کمایا ہوا پیسا عوام کو واپس لوٹایا جائے گا۔ کل تک کے حکمران اس پیسے کو مال مفت سمجھ کر بے دریغ استعمال کرتے رہے۔ ہم اس بددیانتی کے ہر گز مرتکب نہ ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر میں سو سے زیادہ افسران کی تعیناتی ذاتی وفاداریاں قائم کرنے کی بدترین مثال ہے۔ ہم وزیر اعلیٰ کے ایوان کو اسراف، تعیش اور نمود و نمائش کی بجائے عوامی خدمت کا مرکز بنائیں گے۔ ہمارے وزیر اپنے محکمے کی کارکردگی کے مکمل ذمہ دار ہوں گے۔ وزارت ہمارے نزدیک خدمت اور فرض کی ادائیگی کا نام ہے۔ ہمارے وزیر امانت اور دیانت کی روایت کے پاسدار ہوں گے۔ ہماری کابینہ مختصر ہوگی اور وزراء صرف انہی سہولتوں کے حقدار ہوں گے جن کی قانون اجازت دیتا ہے۔ ان کے دفاتر بھی سادگی اور کفایت شعاری کا نمونہ ہوں گے۔ ہم حکومت کے نظام کار میں بنیادی تبدیلیاں لائیں گے۔ ہم ایک مستعد انتظامی ڈھانچے کو ترجیح دیں گے۔ ہر محکمے کی کارکردگی کا باقاعدہ معائنہ ہوگا اور عوامی وسائل کے بے جا زیاں پر کڑی باز پرس کی جائے گی۔ ملازمتوں کی مدت میں بے جا توسیع اقرباء پروری اور نااہلی کی طرف پہلا قدم ہے۔ ایسے تمام غلط فیصلوں کو منسوخ کر دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارا کسی بھی طرح انتقامی روش اپنانے کا ارادہ نہیں ہے تاہم ایسے ملازمین جو سرکاری خزانے کو انتہائی بے دردی سے لوٹتے رہے احتساب سے نہیں بچ پائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! محنتی، فرض شناس اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل افسران کو تعینات کیا جائے گا۔ ان افسران کو تعمیر کے جذبوں سے معمور ہونا پڑے گا۔ وہ یہ نہ سوچیں کہ ان کے ملک نے انہیں کیا دیا بلکہ یہ سوچیں کہ وہ اپنے کام اور اپنے ملک کو کیا دے رہے ہیں۔ افسران کے لئے لازم ہو گا کہ وہ اپنے دروازے عوام کے لئے کھلے رکھیں تاکہ لوگوں کی مشکلات ختم ہوں اور حکومت پر ان کے اعتماد میں اضافہ ہو۔ حکومت سے وابستہ ہر سطح

کے افسران کو وہی مراعات استعمال کرنے کی اجازت ہو گی جن کے وہ قانونی طور پر مستحق ہیں۔ ماضی میں ایک ایک افسر کے گھر میں کئی کئی گاڑیاں کھڑی ہوتی رہی ہیں۔ ہم ان گاڑیوں کو فروخت کر کے پبلک ٹرانسپورٹ کی مد میں خرچ کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے نزدیک ترقی اشتراک عمل اور باہمی تعاون کا نام ہے۔ ہم ترقی کے عمل میں عام لوگوں کی شرکت کو یقینی بنائیں گے۔ ہم غلط ترجیحات اور حکمت عملی میں تبدیلی کو ضروری سمجھتے ہیں لیکن جن منصوبوں میں بین الاقوامی اداروں کی شراکت ہے انہیں حسب وعدہ آگے بڑھائیں گے۔ ہم انتظامی بجٹ میں کمی لا کر ترقیاتی اہداف پورے کریں گے۔ ہمارے نزدیک سرکاری دفاتر کی آرائش اور چمک دمک کے مقابلے میں کچی بستیوں اور دیہاتوں میں بنیادی ضرورتوں کی فراہمی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی منصوبہ بندی عوامی امنگوں کے عین مطابق ہو گی۔ ماضی میں ترقی کے نام پر جس لوٹ مار اور نمود و نمائش کا مظاہرہ ہوا ہم اس کا اعادہ نہیں ہونے دیں گے۔ عوامی وسائل سے تعمیر ہونے والے منصوبوں پر ذاتی ناموں کی تختیاں عوام کا منہ چڑھاتی ہیں۔ ہم قومی خزانے کو ذاتی تشہیر کے لئے استعمال نہیں ہونے دیں گے۔ ہم ضلعی نظام کو منصبداری نظام بننے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ سلطانی جمہور کا زمانہ ہے یہاں ہر منتخب شخص عوام کے خادم کی حیثیت رکھتا ہے۔ مقامی حکومتوں کو اپنی خدمات کا دائرہ وسیع کرنا پڑے گا۔ اگر یہ حکومت عام آدمی کی دہلیز تک نہ پہنچی تو ان کا وجود بے کار اور بے معنی ہو گا۔ مقامی حکومتوں کی قیادت کو اپنا قبلہ درست کرنا پڑے گا۔ انہیں اپنے دفاتر کے بند دروازوں سے عوامی آہ و بکا کا شور سنائی نہیں دیتا۔ تعلیم، صحت اور ماحول کی صفائی یہ سب کام اب ہمیں بہترین انداز میں کرنا ہوں گے۔ ہماری ترجیحات میں تعلیم، صحت، روزگار اور ہنر کی فراہمی اولین حیثیت رکھتی ہے۔ ہم ایک تعلیم یافتہ، صحت مند اور خوشحال معاشرے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ ہم معاشرے کے کمزور اور بے سہارا طبقوں کو سہارا دیں گے۔ عورتیں، بچے، بوڑھے، اقلیتیں اور وہ افراد جو ذہنی یا جسمانی طور پر معذور ہیں یہ سب ہمارے سر کا تاج ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم ان کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ غریب، مستحق، مفلوک الحال گھرانوں کے لئے کم قیمت کے گھر تعمیر کرنا ہماری ایک اور اہم ترجیح ہے۔ ایسے ہزاروں لاکھوں گھرانے ہیں جن کے لئے زمین فرش اور آسمان چھت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسے گھرانوں کو مرحلہ وار گھر بنا کر دیئے جائیں گے۔ امن عامہ کے حوالے سے حکومت اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی نہیں کر سکتی۔ چوریاں، ڈاکے، اغواء برائے تاوان یہ سب حکمرانوں کی

کمزوری کا نتیجہ ہے۔ اپنی حفاظت کے لئے ایلیٹ فورس کا انتخاب کرنے والے کسی مجبور کے لٹتے ہوئے گھر اور کسی بیوہ کے پھٹے ہوئے آنچل کو کیوں نہیں دیکھتے۔ ہم گلی کوچوں کو محفوظ بنائیں گے، ہم تاجروں اور صنعتکاروں کو تحفظ دیں گے تاکہ سرمایہ کاری کے لئے ماحول سازگار ہو سکے۔ عدالتی نظام کی بہتری ہمارے لئے بے حد مقدم ہے، ہم عدالت عالیہ کے ساتھ مل کر انصاف کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کا حل ڈھونڈیں گے۔ اس انصاف کا کیا فائدہ جسے حاصل کرنے کے لئے نسل در نسل انتظار کرنا پڑے۔ پولیس کی غفلت شعاری روزمرہ کا معمول بن چکی ہے ہم اس محکمہ کی تعمیر نو کریں گے، اس کی تعداد میں اضافہ کریں گے، اسے جدید وسائل فراہم کریں گے لیکن یہ سب کچھ لینے کے بعد انہیں کڑے احتساب سے بھی گزرنا پڑے گا۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ پولیس افسران کے گھروں کے باہر تو پرندہ بھی پَر نہ مارے اور غریبوں کی دن بھر کی کمائی سر عام لٹ جائے۔ ہم عوامی مفاد کے پیش نظر پولیس آرڈر 2001ء کا از سر نو جائزہ لیں گے اور پولیس کو ماورائے قانون اقدامات کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ مہنگائی کا خاتمہ کئے بغیر کوئی حکومت عوام کے دل نہیں جیت سکتی۔ ہم اس ضمن میں ایک دوررس اور دیرپا حکمت عملی اپنائیں گے۔ جمعہ بازار، اتوار بازار اور پرائس کمیٹیاں اس سلسلے میں چند اقدامات ہیں۔ ہم ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کی اجازت نہیں دیں گے۔ گندم کی خریداری کا عمل شروع ہو چکا ہے، ہماری اولین کوشش ہو گی کہ لوگوں کو چند مٹھی آٹے کے لئے طویل قطاروں میں کھڑا نہ ہونا پڑے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! عزت اور وقار سے زندگی گزارنا ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ ٹرانسپورٹ کی عدم فراہمی صرف شہروں کا مسئلہ نہیں، دور دراز دیہاتوں میں بھی لوگ آمدورفت کے مسائل سے دوچار ہیں، بسوں اور ویگنوں میں بھیڑ بکریوں کی طرح بند انسانوں کو دیکھ کر ندامت کا احساس ہوتا ہے، کسی کو دفتر جانا ہو، کسی کو سکول پہنچنا ہو، کسی کو ہسپتال سے دوائی لینا ہو لیکن پبلک ٹرانسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ کئی کئی گھنٹوں سڑکوں پر رسوا ہوتے ہیں۔ بڑے شہروں میں آمدورفت میں آسانی کے لئے خصوصی منصوبے شروع کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! زراعت اور لائیو سٹاک ہماری معیشت کی بنیادی اہمیت کی حامل ہیں لیکن یہی شعبے زوال اور ابتری کا شکار بھی ہیں۔ ہمارا کسان پانی کی کمی، کھادوں کی کمیابی، زرعی ادویات کی مہنگائی اور اجناس کی ارزانی جیسے مسائل میں پس رہے ہیں۔ جبکہ حکومت کے محکمے ٹیکسوں کی شکل میں اس کا خون چوس رہے ہیں۔ کسان کی معاشی ترقی اور اس کی عزت و وقار کی بحالی ہمارا اولین فریضہ ہے۔ زرعی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ لائیو سٹاک اور ڈیری فارمنگ پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ یہ وہ شعبے ہیں جن کو نظرانداز کر کے خوشحالی کے

راستے بند کر دیئے گئے تھے۔ ہم فرد اور جمع بندی تک رسائی کو آسان بنائیں گے خواہ اس کے لئے ہمیں جدید ٹیکنالوجی کی ہی کیوں نہ مدد لینی پڑے۔ ہم محکمہ مال کو مال سمیٹنے کی اجازت نہیں دیں گے بلکہ یہ محکمہ کسان کی خدمت پر مامور ہو گا۔ دیہاتوں میں رواداری کی فضا کو فروغ دینا ہو گا۔ ہمارا کسان جو کماتا ہے وہ لڑائی جھگڑوں اور تھانہ کچہری پر خرچ کر دیتا ہے۔ ہم مقامی امور کا تصفیہ مقامی سطح پر ہی کرنے کو ترجیح دیں گے۔ جمہوری معاشرہ تحمل، برداشت اور بردباری کا تقاضا کرتا ہے ہم اسی جذبہ کے فروغ کے لئے کام کریں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیم کے شعبے میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے، ہم تعلیم کو اخلاقی اقدار سے ہم آہنگ کرنے کی جدوجہد کریں گے۔ تعلیمی نظام میں استاد سب سے اہم سنگ میل ہے، استاد کو اس کا اصل مقام دیئے بغیر ہم جہالت کے اندھیروں سے نہیں نکل سکتے۔ ہماری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر وہ طالبعلم جو اپنی صلاحیت کے بل بوتے پر کسی بھی پبلک یا پرائیویٹ ادارے میں داخل ہو جائے تو وہ صرف اس لئے تعلیم سے محروم نہ ہو گا کہ اس کے پاس فیس کی رقم نہیں۔ مستحق طلباء کی فیس کا انتظام حکومت خود کرے گی۔ ہم اپنے ذہین نوجوانوں کو محض چند روپے نہ ہونے کی وجہ سے زیور علم سے محروم نہیں رکھ سکتے۔ سرکاری سکولوں میں تعلیم کا معیار ناقابل قبول ہے۔ اتنے بے پناہ وسائل صرف کرنے کے باوجود ہمارا طالبعلم عہد جدید کی ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔ ہم سرکاری سکولوں کا معیار بلند کر کے انہیں پرائیویٹ سیکٹر کے ہم پلہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ غربت کے خاتمے کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ تربیت اور ہنر کی فراہمی ایک اہم راستہ ہے۔ ووکیشنل اور ٹیکنیکل تعلیم کے ذریعے نوجوانوں کے لئے روزگار کے ذرائع پیدا کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہسپتالوں کی خراب صورتحال سے کون آگاہ نہیں، صحت کے نظام میں بنیادی تبدیلیاں درکار ہیں۔ صحت کے بنیادی اور دیہی مراکز کو فعال بنانا ہماری اہم ترجیح ہے۔ ہم ہیلتھ انشورنس کا ایک ایسا نظام متعارف کروائیں گے جس کی بدولت غریب گھرانوں کو بھی علاج کی سہولتیں مل سکیں گی۔ حکومت کے تمام محکمے اپنی اپنی خدمات اور سروسز کا ایک معیار مقرر کریں گے۔ اس معیار پر پورا اترنا ان محکموں کے لئے لازم ہو گا۔ عوامی نمائندوں کی آنکھیں ہر وقت ان کا جائزہ لیں گی۔ جہاں انتظامی امور میں سیاسی مداخلت کی اجازت نہ ہو گی وہاں حکومت کے ملازموں کو ذاتی پسند و ناپسند، نااہلی، سستی اور غفلت کی جرأت نہیں ہونی چاہیے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عوامی نمائندے ہی لوگوں کے حقوق کے ترجمان اور محافظ ہیں اور صوبہ میں ترقی اور خوشحالی کا سفر ان کی قیادت میں ہی طے ہو گا۔ ذخیرہ اندوز، منشیات فروش اور قبضہ گروپ ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ ناسور جہاں اخلاقی اور سماجی انتشار کی نشاندہی کرتے ہیں وہیں کمزور اور ناقص حکمرانی کی خبر بھی دیتے ہیں۔ ہم شرافت اور اعلیٰ اقدار کے احیاء کے لئے کام کریں گے، بدمعاشوں کی سرپرستی کا عہد اب بیت

چکا۔ گزشتہ چند سالوں میں قبضہ گروپوں نے جس طرح سرکاری اور نجی املاک پر آہنی پنجے گاڑے وہ ایک افسوس ناک کہانی ہے، ہم ایسے گروہوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے، یہ بات سرکاری ملازموں کو بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اب جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اصول نہیں چلے گا۔ ہم لوگوں کے جان و مال اور جائیداد کا مکمل تحفظ کریں گے۔ جہاں ہم صوبہ کی معاشی ترقی کے لئے بھرپور جدوجہد کا عزم رکھتے ہیں وہیں سماجی ترقی اور غربت کا خاتمہ بھی ہمارے لئے اہم ترجیح ہوگی۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیراعلیٰ: ہم سمجھتے ہیں کہ ترقی کے ثمرات لوگوں میں برابر تقسیم ہونے چاہییں۔ گڈ گورننس، خواتین کی ترقی، افسر شاہی کے رویوں میں تبدیلی، پسماندہ علاقوں اور دیہاتوں پر خصوصی توجہ، روزگار اور ہنر کی فراہمی، انصاف، امن و امان اور صاف ستھرا ماحول یہ سب ہماری منزل کے مختلف سنگ میل ہیں۔ پنجاب صوفی بزرگوں اور درویشوں کی دھرتی ہے۔ ہم محبت اور اخوت کے سوکھے ہوئے چشموں میں خون جگر سے آبیاری کریں گے۔ پوٹھوہار سے لے کر چولستان کے ریگزاروں تک پنجاب کا گوشہ گوشہ ہمیں اپنی جان سے بھی عزیز ہے۔ ہم اس کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ وزارت اعلیٰ کا یہ منصب میرے پاس اپنی جماعت اور اس کے قائد میاں محمد نواز شریف کی امانت ہے۔ جب تک یہ امانت میرے پاس ہے، میں انتہائی فراست اور محنت سے اپنے فرائض انجام دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گزشتہ حکومت نے جو مسائل ورثے میں چھوڑے وہ انتہائی گھمبیر ہیں لیکن ہم تحمل، رواداری، سمجھ بوجھ اور عوامی تائید سے ان مسائل کو حل کریں گے (انشاء اللہ)

ہم خدمت کے قائل ہیں، ہم ایثار اور قربانی کے عادی ہیں، ہم اس اقتدار کو ٹھوکر مارنا پسند کریں گے جو ہمیں عوام سے دور لے جائے۔ امانت، دیانت اور شرافت ہمارے اصول ہیں۔ غریبوں کی حمایت اور ظلم کا خاتمہ ہماری منزل ہے۔ امن انصاف روزگار اور غربت کا انسداد ہماری ترجیحات ہیں۔ میثاق جمہوریت سے لے کر اعلان مری تک عوام سے کئے گئے ہر وعدے کی تکمیل ہمارا اولین فریضہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری مخلوط حکومت ان فرائض کی ادائیگی سے کبھی پہلو تہی نہیں کرے گی۔ ہمارا مزدور اور محنت کش جس کے خون اور پسینے سے معاشی ترقی کا پہیا چلتا ہے۔ ہمارا کسان اور ہاری جس کی محنت ملک کی رگوں میں لہو بن کر دوڑتی ہے۔ ہماری بہنیں اور بیٹیاں جنہیں ان کے حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ میں ان سب کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی حکومت سب سے پہلے ان کے بارے میں سوچے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! شادی بیاہ کی رسومات میں انتہائی غیر مناسب سماجی رویے رواج پا چکے ہیں جن میں سے ایک شادی بیاہ سے متعلقہ رسومات میں شاہانہ انداز کی دعوتیں شامل ہیں۔ سفید پوش کم آمدنی والے گھرانوں کے ذہنی، سماجی اور نفسیاتی استحصال کی بد ترین مثال ہے۔ ہماری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ شادی کی دعوتوں سے متعلقہ قانون اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے جو کہ صرف one dish کی اجازت دیتے ہیں اس قانون کی گزشتہ آٹھ سالوں میں دھجیاں بکھیری گئیں۔ صاحب حیثیت اور دولت مند لوگ طاقت اور پیسے کے نشے میں اس قانون کا سر عام مذاق اڑاتے رہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ ہماری پارٹی کے اکابرین نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم شادی بیاہ کی رسومات میں one dish کے قانون پر سختی سے عملدرآمد کریں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ سیاسی کارکن ہمارے عزیز ترین اثاثہ ہیں۔ تمام سیاسی جماعتوں کے اراکین جنہوں نے جمہوریت کی خاطر جدوجہد کی، ناجائز مقدمات کا سامنا کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہ لوگ ہمارے سروں کا تاج ہیں۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ تمام جمہوریت پسند سیاسی کارکن جو مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی، متحدہ مجلس عمل، تحریک انصاف، وکلاء برادری، صحافی برادری، سول سوسائٹی کے فورم سے آمریت کے خلاف جدوجہد کرتے رہے۔ ان کے تمام سیاسی مقدمات ایک نہایت ہی fair and transparent طریقے سے ختم کرائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! نہ ہم انتقام پر یقین رکھتے ہیں اور نہ سیاست میں منفی ہتھکنڈوں پر، ہم اتفاق، اتحاد، یقین اور نظم و ضبط کے ان اصولوں کا پرچم لے کر اٹھے ہیں جو قائداعظم اور ان کے ساتھیوں نے بلند کیا تھا۔ ہمیں علم ہے کہ مستقبل بہت کٹھن ہے لیکن ہم جذبہ امید سے سرشار ہیں۔ ہم ایثار اور قربانی کے لئے آمادہ ہیں۔ میں آج یہ اعلان کرتا ہوں کہ ہماری جنگ غربت سے ہو گی، ناانصافی سے ہو گی، دہشت گردی سے ہو گی، کھیتوں اور کھلیانوں سے لے کر کچی بستیوں تک، دور دراز دیہاتوں سے لے کر بے آب و گیاہ میدانوں تک، ہم ایک نئی صبح کی نوید بنیں گے۔ ہمارا عہد اس مٹی سے ہے، پنجاب کے غریب عوام سے ہے، پاکستان سے ہے۔ پاکستان زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سینئر وزیر (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ضرور۔

حاجی ذوالفقار احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

حاجی ذوالفقار احمد: جناب سپیکر! پرانے معزز اراکین اسمبلی کے ساتھ ساتھ جو نئے ممبران اسمبلی آئے ہیں ان کو بھی برابر کا موقع دیا جائے تاکہ جو نوجوان ساتھی ہیں وہ بھی اسمبلی میں اپنی آواز بلند کر سکیں۔

جناب سپیکر: پہلے تو میری بات سنیں کہ جب راجہ صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بولنا شروع کر دیا تو آپ نے اس کے درمیان میں پوائنٹ آف آرڈر لیا جو کہ مناسب نہیں لگتا۔ پہلے انہیں بولنے دیں پھر آپ کو موقع ملے گا۔

سینئر وزیر (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ میں کھوسہ صاحب کے لئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اس لئے میں نے آپ کی اجازت چاہی ہے۔

جناب سپیکر: برائے مہربانی آپ ذرا جلدی کر لیں۔

وزیر اعلیٰ کو مبارکباد یں

سینئر وزیر (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو آج اس ایوان سے اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس پورے ہاؤس کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے سردار دوست محمد خان کھوسہ پر اعتماد کا اظہار کیا اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں آج اس ہاؤس کی طرف سے محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کو جن کی جمہوریت کے لئے لازوال خدمات ہیں، جناب آصف علی زرداری صاحب جن کی سیاسی بصیرت کی وجہ سے اور میاں محمد نواز شریف صاحب جن کی جمہوریت کے لئے لازوال خدمات ہیں اس ہاؤس کی طرف سے انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ملک میں اور اس صوبے میں اکٹھے ہو کر چلنے کا تہیہ کیا اور پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی جن کے منشور علیحدہ علیحدہ ہیں، جن کی سوچ میں فرق ہے لیکن ان کا ایجنڈا ایک ہے کہ ہم نے اس ملک میں جمہوریت لانی ہے، ہم نے اس ملک کے غریب عوام کے مسائل حل کرنے ہیں، ہم نے ذاتی مفاد نہیں لینے ہیں، ہم نے ملک میں لاقانونیت کو ختم کرنا ہے اور ہم نے اس پاکستان کو مضبوط کرنا ہے اور اس پاکستان کی قوم کی عزت اور وقار میں اضافہ کرنا ہے۔ یہ وہ مشترکہ ایجنڈا ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے دونوں سیاسی جماعتوں نے اس صوبے میں حکومت بنائی ہے اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا منشور علیحدہ ہے، میں آج انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ ہمارا منشور علیحدہ ہے لیکن ہمارا مشن ایک ہے اور وہ مشن یہ ہے کہ ہم نے صوبے کے عوام کی خدمت کرنی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس سے پہلے آٹھ سالہ دور میں جو کچھ ہوا وہ ایک لمبی داستان ہے۔ میں اس کی گہرائی میں نہیں جانا چاہتا لیکن اس صوبے کے ساتھ اور اس صوبے کے غریب عوام کے ساتھ جو ظلم اور جو زیادتی ہوئی، جس طرح ان کو لوٹا گیا، جس طرح ان کو مارا گیا، جس طرح صحافیوں پر تشدد کیا گیا، جس طرح وکیلوں پر ڈنڈے برسائے گئے، جس طرح لوگوں کو اس ایوان سے اٹھا کر تھانوں میں پھینکا گیا۔ میں اس گہرائی میں نہیں جانا چاہتا لیکن ہم آج جس نئے دور کا آغاز کر رہے ہیں اور آج اس تاریخی لمحہ پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کے کندھوں پر ایک بہت اہم ذمہ داری بھی ہے۔ اگرچہ ہم نے یہ ضرور کہنا ہے کہ پچھلی حکومت نے یہ کیا، انہوں نے بہت لوٹا، لیکن اس سارے نظام کو اب ہم نے ٹھیک کرنا ہے اور اس کو ٹھیک کرنے کے لئے جس طرح وزیراعلیٰ صاحب نے اپنے جوش اور عزم کا اظہار کیا ہے اس پر بھی میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج ہمارے سامنے بہت سے مسائل ہیں۔ صوبے میں لاقانونیت ہے، صوبے میں مہنگائی ہے، بے روزگاری ہے، تعلیم کا مسئلہ ہے، صحت کا مسئلہ ہے، زمیندار کا مسئلہ ہے، کھاد کا مسئلہ ہے، گنے کے زمیندار کو ابھی تک اس کی رقم نہیں مل رہی۔ یہ چیلنجز ہم نے قبول کئے ہیں اور ہم یہ تہیہ کر کے آئے ہیں کہ ہم نے یہ قبول کرنے ہیں، ان کا مقابلہ کرنا ہے اور انشاء اللہ ان کو ختم کرنا ہے اور اس صوبے کے عوام کو جو ان کے حقوق ہیں وہ لے کر دینے ہیں۔

جناب سپیکر! چونکہ وقت کم ہے اس لئے میں آخر میں ایک دفعہ پھر محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس دنیا میں بہت کم سیاستدان ہیں جنہوں نے ملک میں جمہوریت کی خاطر اپنی جان کی قربانی دی لیکن پاکستان پیپلز پارٹی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کی قیادت نے ایک دفعہ نہیں بلکہ اس ملک میں جمہوریت کے لئے اپنے ایک گھر سے چار نذرانے پیش کئے جس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس ملک میں جمہوریت کے لئے ان کی خدمات پر انہیں میں سلام پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری سرفراز افضل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

راولپنڈی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

چودھری سرفراز افضل: شکریہ۔ جناب سپیکر! 27۔دسمبر 2007 کو راولپنڈی میں میاں محمد نواز شریف کے جلوس کے دوران شہید ہونے والوں کی فاتحہ خوانی کروائی جائے کیونکہ میں یہ گزارش کروں گا کہ جمہوریت کے ان شہدا کے لئے بھی اس ایوان میں فاتحہ خوانی کروائی جائے جن کی جانوں کی قربانی کی وجہ سے ہم راجہ بشارت جیسے سپوت کو شکست دے کر یہاں پر پہنچے ہیں اور چودھری پرویز الٰہی کی آمریت کا ہم نے راولپنڈی سے خاتمہ کیا ہے لہذا ان شہدا کے لئے یہاں پر ضرور فاتحہ خوانی کروائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فاتحہ خوانی بھی کروائی جائے گی لیکن پوائنٹ آف آرڈر حاجی ذوالفقار علی صاحب کا تھا، ان کی بات سننی تھی اور اس کے بعد مخدوم سید احمد محمود صاحب دو منٹ بات کریں گے۔ رانا تنویر صاحب کے والد محترم بھی وفات پا گئے ہیں، حاجی بوٹا صاحب اور دیگر دوست جن کا بتا رہے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! لاہور میں بشریٰ نامی عورت نے غربت سے مجبور ہو کر اپنے بچوں سمیت خودکشی کی ہے تو ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، تمام کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلے پر ایوان میں فاتحہ خوانی کی گئی)

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ق لیگ بھی بائیکاٹ کر کے دفن ہو گئی ہے لہذا ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی پڑھ لی جائے۔

جناب سپیکر: یہ غیر ضروری بات ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ حاجی ذوالفقار صاحب کو وقت دینا تھا لیکن مخدوم صاحب بہت سینئر پارلیمنٹیرین کے ساتھ ساتھ ایک جماعت کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں اس لئے حاجی صاحب کو ان کے بعد وقت دیا جائے گا۔ جی، مخدوم سید احمد محمود صاحب!

وزیر اعلیٰ کو مبارکبادیں

(۔۔۔جاری)

مخدوم سید احمد محمود: بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ایک بہت ہی عالیشان باپ کے ایک بہت ہونہار بیٹے سردار دوست محمد خان کھوسہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو اعتماد کا ووٹ لینے پر اپنی طرف سے اور اس معزز ایوان کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان کی تقریر جو پہلی پالیسی سٹیٹمنٹ تھی وہ سن کر یقیناً پنجاب کی عوام کو تسکین ملے گی۔ میں مختصر بات کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ اعتماد کا ووٹ بڑا منفرد اعتماد کا ووٹ ہے۔ یہ اعتماد کا ووٹ بڑا unique اعتماد کا ووٹ ہے۔ آپ نے دیکھا کہ 18۔فروری کے الیکشن میں اس ملک کی 16 کروڑ عوام نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو اس ملک کی عوام نے ووٹ دیا۔ میاں محمد نواز شریف صاحب کی قیادت کو اس ملک کی عوام نے ووٹ دیا اور کراچی اور حیدرآباد کی عوام نے الطاف حسین کی قیادت میں ایم کیو ایم کو ووٹ دیا لیکن ہم یہ ساتھ ساتھ دیکھتے ہیں کہ اس ملک میں سیاستدانوں کا مقابلہ آپس میں کم اور مافیا سے زیادہ ہے۔ آج میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو اس اعتماد پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے (نعرہ ہائے تحسین) اور میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو تمام سازشوں سے محفوظ رکھے لیکن میں یہاں یہ بات ضرور کہوں گا کہ آج کا یہ اعتماد کا ووٹ دراصل اس عوام کی امانت ہے جس نے پاکستان مسلم لیگ(ن) کو ووٹ دیا، یہ اس عوام کی امانت ہے جس نے پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ دیا، یہ اس عوام کی امانت ہے جن کی خواہش تھی کہ آمریت کے دور کے بعد میاں محمد نواز شریف کا دور حکومت واپس آئے۔ یہ اس عوام کے اعتماد کا ووٹ ہے جن کی خواہش تھی کہ آمریت کے خاتمہ کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کا دور واپس آئے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ملک کے حالات اس حد تک خراب کر دیئے گئے کہ الیکشن کے دوران ہی محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو شہید کر دیا گیا۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ یہ اس ملک کی سیاسی تاریخ کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ اسی مافیا نے میاں محمد نواز شریف کو اور میاں محمد شہباز شریف کو اس اسمبلی سے بھی باہر رکھنے کے لئے ان کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کیا۔ آج پورا پنجاب اس امید پر قائم ہے کہ انشاء اللہ ایک وقت آئے گا، یہ اسمبلی بھی اس امید پر قائم ہے کہ میاں محمد شہباز شریف آ کر اس اسمبلی میں قائد ایوان کے طور پر حلف اٹھائیں گے اور پھر وہ پنجاب کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے
تو ایوان تالیوں سے گونج اٹھا)

جناب سپیکر! میں اس ایوان کو یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ جس مافیا نے بے نظیر صاحبہ کو راستے سے ہٹایا، جس نے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کروانے کے لئے اپنا کردار ادا کیا آج بھی اس صوبے میں، اس ملک میں بڑی شدت سے موجود ہے اور ان کی سازشیں آج بھی درپردہ کام کر رہی ہیں لہذا ہم سب کو بڑا پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہوگا۔ آنے والا وقت ہمارے لئے بہت سمجھداری سے گزارنے والا وقت ہے اور میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان سازشوں کو ہم ہی مل جل کر ختم کر سکتے ہیں۔ میں اس ایوان میں پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین اور پاکستان مسلم لیگ کے اراکین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے فیڈرل گورنمنٹ کی formation میں ان تمام سازشوں کو ناکام بناتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا جس کے نتیجے میں یوسف رضا گیلانی صاحب کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ ملا۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں پنجاب کے اس معزز ایوان کے اراکین کو جنہوں نے تمام سازشوں کے باوجود یہ فیصلہ کیا کہ اس بہترین اور بہت بڑے صوبے کا وزیر اعلیٰ سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو چنا جائے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آئندہ آنے والے وقت میں بھی ہم سب کو اکٹھے رہنا پڑے گا۔ ہم سب کو ان سازشوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور یہ جو سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کے ناتواں کندھوں پر بوجھ ڈالا گیا ہے اس کو اٹھانے میں ہم سب کو ان کی مدد کرنی پڑے گی۔ ہم سب کو ان کا ساتھ دینا پڑے گا اور ہم سب کو انہیں encourage کرنا پڑے گا۔ میں اپنی طرف سے اس House کو اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم سب اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ یہ جو دور شروع کیا گیا، یہ حکمرانی کا دور نہیں ہے اور میں اس بات کو بھی سمجھتا ہوں کہ لوگوں نے حکمرانی سے تنگ آ کر ہم لوگوں کو ووٹ دیا ہے اگر ہم نے اپنے طرز عمل میں سادگی کو نہ اپنایا اور سیاسی شعور کو نہ اپنایا تو پھر ہمارا حشر بھی وہی ہوگا جو ہم سے پہلوں کا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ حالات بہت خراب ہیں اگر خدانخواستہ، خدانخواستہ یہ set up جو بڑی محنت، دانشمندی اور بڑی سوچ بچار کے ساتھ اکٹھا ہو کر بنا ہے اگر خدانخواستہ یہ فیل ہوا تو پھر پنجاب فیل ہوگا اور خدانخواستہ اگر پنجاب فیل ہوا تو یہ ملک فیل ہوگا لہذا حکمرانی کا تصور ہمیں اپنے دل سے نکال دینا چاہیے اور ایمانداری سے، کفایت شعاری کے ساتھ اور دیانتداری کے ساتھ ہمیں عوام کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔ عوام ہمیں بڑے قریب سے دیکھ رہے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ عوام کی امنگوں پر پورا اترنا بھی ایک آزمائش سے کم نہیں۔ میں آخر میں اپنی طرف سے، اس ایوان کی طرف سے اور صوبہ پنجاب کی طرف سے سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ایک مرتبہ پھر

مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے راجہ ریاض احمد جنہوں نے سینئر وزیر کا حلف اٹھایا ہے ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: براہ مہربانی پہلے میری بات سن لیں کہ جس طرح پارلیمانی لیڈرز کو بلانے کا سلسلہ چل رہا ہے تو یہاں پر الیاس چنیوٹی صاحب بیٹھے ہیں میں ان سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اپنی بات کر لیں۔ ہم نے ایک بجے تک wind up کرنا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے سردار دوست محمد خان کھوسہ کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جس بصیرت افروز خطاب سے انہوں نے ہمیں نوازا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے اجالے کی کرن ہو گی۔

جناب سپیکر! مسائل تو بہت زیادہ ہیں ہم یہ چاہتے تھے کہ آج کے ایوان میں توہین آمیز خاکوں کے متعلق قرارداد پیش کرتے چونکہ وقت بہت مختصر ہے میں اپنے پورے عوام کی طرف سے اور ایوان کی طرف سے وہ ڈنمارک ہو یا دیگر ممالک جنہوں نے توہین آمیز خاکے شائع کئے ہیں میں ان کی پر زور مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ 1997 کی اسمبلی میں اس زمانے میں صوبائی اسمبلی کے تمام ممبران سے اٹھائیس اٹھائیس ہزار روپے یہاں اسمبلی کی بلڈنگ میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے وصول کئے گئے تھے۔ مجھے سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب اور ان کے والد سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب نے بھی بتایا اور میرے والد گرامی مولانا منظور احمد چنیوٹی نے بھی بتایا تھا کہ اس بلڈنگ میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے اٹھائیس اٹھائیس ہزار روپے ہر ممبر سے وصول کئے گئے تھے لیکن تاحال ہمیں وہ مسجد کی عمارت نظر نہیں آتی میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اب جو نئی بلڈنگ تعمیر ہو رہی ہے اس میں مسجد کے لئے ضرور مناسب جگہ رکھی جائے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ اب نماز کا وقت بھی ہو چکا ہے اس لئے مختصر کیجئے گا۔ چودھری علی اصغر منڈا!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب نے جو وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لئے اعتماد کا تاریخی ریکارڈ ووٹ حاصل کیا ہے میں اپنی طرف سے، اپنے حلقہ کی طرف سے اور پنجاب کی آٹھ کروڑ عوام کی طرف سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں میاں محمد نواز شریف اور صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد شہباز شریف کی فہم و فراست پر ان کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس طرح کے نوجوان اور فہم و فراست رکھنے والے شخص کو اس اہم عہدہ کی ذمہ داری سونپی ہے۔ بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر اشرف چوہان صاحب!

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کو اس اعلیٰ منصب پر پہلی بار بیٹھے دیکھ کر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ ہمیں بہت اچھے لگ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ صاحب جو چلے گئے ہیں ان کو بہت بہت مبارک ہو۔ میں اپنی طرف سے، گوجرانوالہ کے جناب عمران خالد بٹ اور شیخ ممتاز صاحب کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آخر میں یہ کہوں گا کہ پچھلی حکومت جس نے نہ صرف آمریت کو تقویت دی بلکہ کار حکومت میں بری طرح ناکام ہوئی اور آج ملک بے شمار مسائل سے دو چار ہے جس میں مہنگائی اور لاء اینڈ آرڈر سب سے زیادہ تشویشناک ہے۔ نئی حکومت سے انشاء اللہ توقع ہے اور ہم حکومت کے ساتھ ہیں کہ سب سے پہلے ان مسائل کو حل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ محترمہ انجم صفدر!

محترمہ انجم صفدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پہلے تو میں نے مبارکباد دینی تھی لیکن مجھے تھوڑا سا شکوہ ہے کہ ہاؤس میں خواتین کے ساتھ اس طرح کی بے انصافی نہیں ہونی چاہیے gender balance رہنا چاہیے۔ آپ دیکھ لیں کہ خواتین کی مایوسی کا یہ عالم ہے کہ خواتین اٹھ کر چلی گئیں کہ ہمیں تو ٹائم نہیں دیا جانا اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہاؤس میں ایک gender balance رکھا جائے۔ یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر تھا۔ اس وقت میں آپ کی اجازت سے سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو جو تشریف لے جا چکے ہیں میں ان کو vote of confidence لینے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں شہباز شریف اور چیئر پرسن پیپلز پارٹی جناب آصف علی زرداری کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ آج جمہوریت کی طرف ایک قدم پنجاب نے بھی اٹھا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اور اس ایوان نے جو ذمہ داری ان کے کاندھوں پر ڈالی ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس ذمہ داری پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ جناب شاہد محمود خان!

جناب شاہد محمود خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب سردار دوست محمد خان کھوسہ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ڈنمارک میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے جو خاکے شائع کئے جا رہے ہیں ان کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور آپ کی خصوصی توجہ چاہتا ہوں کہ 1997 میں جناب منظور احمد چنیوٹی صاحب نے مسجد کی proposal دی

تھی جو منظور ہوئی تھی اس کے لئے ہر رکن صوبائی اسمبلی نے اٹھائیس ہزار روپیہ اپنی تنخواہ میں سے چندہ بھی دیا تھا۔ جو نیا ہال بن رہا ہے اس میں مسجد کی جگہ رکھی جائے اور پانچ وقت اذان ہو اور جب بھی نماز کا وقت ہو اجلاس کو بھی فوری طور پر برخاست کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں صرف یہاں پر اتنا بتا دوں کہ جو نئی بلڈنگ بن رہی ہے اس میں alreadyایک عظیم الشان مسجد کی جگہ رکھی گئی ہے۔ میں اب صرف اتنی گزارش کروں گا کہ یہاں پر محترمہ طیبہ ضمیر بھی بات کرنا چاہتی ہیں، سردار شیر علی خان گورچانی، حاجی ذوالفقار علی، افتخار احمد خان بلوچ، شوکت محمود بسرا اور ڈاکٹر اشرف چوہان صاحب یہ تمام ساتھی یہاں پر بات کرنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ اس وقت نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ میرے خیال میں ہمارے لئے سب سے مقدم یہ ہے کہ ہم نماز کے لئے وقت پر اسمبلی کا سیشن ختم کر لیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ بہت شکریہ

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(04)/2008/1138.Dated 15th April 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Lt. Gen. Khalid Maqbool (Retd.),** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 18th April, 2008 at 10:00 a.m. in the Punjab Assembly Chambers, Lahore for vote of confidence in the Chief Minister under Article 130(3) of the Constitution.
>
> I further direct that the session shall stand prorogued after the transaction of the business of vote of confidence in the Chief Minister."

Dated Lahore,
the 15th April, 2008

LT. GEN. KHALID MAQBOOL (RETD)
H.I., H.I.(M)
GOVERNOR OF THE PUNJAB